

جوانی میں عبادت کے فضائل

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اِيْمَانِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اِيْمَانِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمایا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ خوش خصال، سلطانِ شیریں مقال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (اس وقت) دُرودِ پاک پڑھا ہے۔⁽¹⁾

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مَظْطَفٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ ”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“⁽²⁾

1...1 مسند بزار، الجزء الرابع عشر، مسند عمار بن یاسر، ابن الحمیری عن عمار، ۲۵۴/۴، حدیث: ۱۲۲۵

2...2 معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۹۳۲

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضامحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلِّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ!

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿ادْعُ اِلَی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ”بَلِّغُوا عَنِّيْ وَ لَوْ اِیَّةً“ (یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو) میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکَلِ اَلْفَاظِ بولتے وقت دل کے اِخْلَاصِ پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مدنی

تافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلاؤں گا۔ ﴿تہتہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا﴾ نَفَر کی حَفَاطَتِ کا ذہن بنانے کی خاطر حَسْبِ الْأَمْکَانِ نِکاح نہیں رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ”جوانی میں عبادت کے فضائل“ ہے۔

عُومًا ایامِ جوانی میں بے فکری و بے پرواہی اور ان حَسین لمحات کی بے قدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہذا جب تک جوانی باقی اور صحت سلامت ہے تو اس کو زیادہ سے زیادہ عبادت میں گزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں سے الگ تھلگ تنہا جنگل میں مَصْرُوفِ عِبَادَتِ دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی ویران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مددگار ہے، نہ رفیق؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پوچھا: (تمہارا) مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عَزَّتِ کے ساتھ مجھ پر فَوْقِیَّتِ رکھتا ہے، اپنے علم و حکمت کے ساتھ، میرے ساتھ ہے، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اور اس کی نِعْمَتِ و عظمت میرے دائیں بائیں ہے۔ جب میں نے یہ کلام سنا تو عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صُحْبَتِ اختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحْشَتِ نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب و انیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو، اُسے کیونکر وَحْشَتِ ہوگی؟ میں

نے پوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب میں چھوٹا تھا تو اُس نے اپنے لطف و کرم سے ماں کے تارک پیٹ میں بھی مجھے غذادی اور اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقَرَّر شدہ رِزق ہے اور اس کا وقت بھی لکھا ہوا ہے۔

پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرخواست کی تو اس نے مجھے یوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، آپ کے دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں سے نہ بنائے، جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے اس کے قریب جا کر عرض کی: اے میرے بھائی! پھر کب آپ سے ملاقات ہوگی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے ملاقات نہ ہوگی۔ ہاں! بروز قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو دیدارِ الہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پوچھا: آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا؟ جواب دیا: اُس کی عزت کی قسم! اسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور تارک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تنہائی اختیار کی، (مجھے اُمید ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہو گا اور) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے ملاقات نہ ہو سکی۔⁽¹⁾

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں

پلا جام ایسا پلا یا الہی

(دسائل بخشش ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت و ریاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اشیاء دیکھنے سے باز رہا اور تنہا، اس بیابان میں رہائش اختیار کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ اس حکایت میں بالخصوص ان نوجوانوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول موجود ہیں کہ جو اپنی جوانی کے نشے میں مدہوش رہتے ہوئے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گناہوں میں ملوث رہتے ہیں اور رب تعالیٰ کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الہی میں گزاریں کہ زندگی میں یہ نعمت صرف ایک ہی بار ملتی ہے۔

مفسرِ شہپر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: صحت، جوانی، مالداری اور زندگی کو ضائع نہ جانے دو، اس میں نیک اعمال کر لو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) جوانی کھیل کود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو (عمل) کرنا ہے، جوانی میں کر لو کہ جوان نیک آدمی کا، بہت بڑا درجہ ہے۔⁽¹⁾

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہیئت

جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نوری جوان تم ہو

(سامان بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ)

پانچ (5) سوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر آریوں، گھربوں روپے خرچ کرنے سے

بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و عبادت میں بسر کی ہوگی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بروز قیامت حسرت و ندامت سے بچ سکیں گے، ورنہ اس نعمت کی ناقدری کے سبب شدید ذلت و خواری اٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ چنانچہ

شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اس وقت تک قدم نہ اٹھا سکے گا، جب تک اس سے پانچ (5) چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: (1) عمر کن کاموں میں گزاری؟ (2) جوانی کن کاموں میں صرف کی؟ (3) مال کہاں سے کمایا؟ (4) کہاں خرچ کیا؟ اور (5) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟⁽¹⁾

جو خوش نصیب اپنی جوانی کی قدر کرتے ہوئے نفسانی خواہشات سے منہ موڑ کر خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے حصول کی خاطر اپنے شب و روز عبادت و ریاضت میں بسر کرتا ہے، تو وہ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔ آئیے! اس ضمن میں چار (4) فرامینِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سننے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام

﴿1﴾ اپنی جوانی میں عبادت کرنے والے نوجوان کو، بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے

پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام نبیوں پر۔⁽²⁾

بہتر (72) صِدِّیقِیْنَ کے ثواب کا حقدار

1... ترمذی، کتاب صفة القيامة... الخ، باب فی القيامة، ۱۸۸/۲، حدیث: ۲۴۲۴

2... الترغیب فی فضائل الاعمال و ثواب ذلک، ص ۷۸، حدیث: ۲۲۸

﴿2﴾ جس نوجوان نے لذتِ دنیا اور اس کے عیش و عشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی جانب پیش قدمی کی تو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو بہتر (72) صدیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔⁽¹⁾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ

﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خوبصورت نوجوان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں صرف کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ ”یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔“⁽²⁾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

﴿4﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے محبت فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی کو اطاعتِ خداوندی میں فنا کر دیا ہو۔⁽³⁾

محبت میں اپنی گمنا یا الہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الہی
تو اپنی ولایت کی خیرات دیدے مرے غوث کا واسطہ یا الہی
(وسائلِ بخشش ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

1... کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق... الخ، الفصل الاول، الترغيب الاحادی من الاقوال، الجزء: ۸، ۱۵۸/۳۳۲

حدیث: ۳۳۰۹۹

2... کنز العمال، الفصل الاول، کتاب المواعظ والرقائق والخطب و الحكم، الترغيب الاحادی من الاقوال، الجزء:

۸، ۱۵۸/۳۳۲ حدیث: ۳۲۰۹۶

3... حلیۃ الاولیاء، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، ۵/۳۹۴، حدیث: ۴۹۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قدر دانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فضل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمалیتا ہے۔ لہذا نوجوانوں کی خدمت میں عرض ہے، کہ اگر بڑھاپے میں شکون و اطمینان والی زندگی گزارنے کے خواہشمند ہیں تو نعمتِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نفس کو عبادت و ریاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بے حد دُشوار ہے، کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی عبادت و ریاضت سے سچی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے، تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقَاعِلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَاذوقِ عِبَادَتِ

حضرت سَیِّدُنَا عَطَا رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھ حضرت سَیِّدُنَا اِبْنِ عَمْرٍو اور حضرت سَیِّدُنَا عَبید بن عَمْرٍو رَضِیَا اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا اَجْمَعِیْنِ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنَا عائشہ صَدِیْقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنَا اِبْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کوئی تَعَجُّب خیز بات بتلائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا رو پڑیں اور ارشاد فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے اجازت دو کہ میں اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر لوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے بجائے، آپ کا رَبِّ تَعَالَى کے قریب ہونا زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اَشْکِ باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضُو کر کے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا تو دوبارہ اَشْکِ باری فرمائی، حتیٰ کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

چشمِ انوار مبارک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اتنے میں مُؤدِّنِ رسول، حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو روتا دیکھ کر عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر قربان! کس چیز نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو رُلا یا؟ حالانکہ آپ کے صَدَقَاتِ تَوَالِدِ عَزَّ وَجَلَّ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخشتے گا، ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟⁽¹⁾

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحَبَّت میں وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
قبضے میں دو عالم ہیں پر ہاتھ کا تکیہ ہے سوتا ہے چٹائی پر سردار مدینے کا
(وسائلِ بخشش ص 180)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصیوں کو بخشوانے والے مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ معصوم بلکہ سیدِ المعصومین و سیدِ العابدین (عبادت گزاروں کے سردار) ہونے کے باوجود کس قدر گریہ وزاری کے ساتھ اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کیا کرتے، حالانکہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اس قدر بلند و بالا ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو مالک و مختار بنایا ہے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باذنِ اِلهی، اپنے اختیار سے روزِ محشر بخشش سے ناامید ہونے والے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی شانِ رَفِيعَتِ نِشَانِ بِيَانِ فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) سب سے پہلے میں (اپنے مزارِ فَاَنْضُ الْأَثْوَارِ

(سے) باہر تشریف لاؤں گا، جب لوگ گروہ کی صورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نما ہوں گا، جب وہ (قیامت کی ہولناکیوں کے سبب) خاموش ہو جائیں گے، تو میں ہی ان کا خطیب (خطبہ پڑھنے والا) ہوں گا، جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سفارشی ہوں گا، جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خوشخبری سنانے والا ہوں گا۔ بزرگی اور (اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے) تمام خزانوں کی چابیاں، اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں اولادِ آدم میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگی والا ہوں گا، ایک ہزار (1000) خدمت گزار میرے میرے اِزد گرد ہوں گے۔⁽¹⁾

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! قربان جاییے! اولین و آخرین کے سردار اور بِاِذْنِ اللَّهِ، مالک و مختار ہونے کے باوجود بھی آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شوقِ عبادت کا یہ عالم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب قَدَمِينَ نازنین پر ورم (موجن) کے آثار نمایاں ہو جاتے اور آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کی خاطر آہ و زاری فرمایا کرتے۔ اس میں بِالْخُصُوصِ ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولِیَاتِ وَ لَعْوِیَاتِ میں برباد کر دیتے ہیں، لہذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدایا! مَحْسَنِ انسانیّت، غمخوارِ اُمّت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آنسوؤں کو یاد کیجئے، دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کیلئے احکامِ خُداوندی کی بجا آوری، نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی پیروی اور اُخروی اِنعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو

یاد رکھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا، کسی نعمتِ عظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں، کیونکہ

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان، شیطان کی خطرناک چالوں، نفس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں، دُنویٰ مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں اور فانی دُنیا کی رنگینیوں میں کھو کر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سب گناہوں کی اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت و ریاضت کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ یاد رکھئے! ہمیں بہت ہی مختصر وقت کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وقتے میں قبر و حشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری بھی کرنی ہے، لہذا سمجھد اروہی ہے جو اس مختصر سے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر اپنا قیمتی وقت فُضول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زندہ بھی رہے گا یا موت اسے طویل ترین عرصے کیلئے گہری نیند سُلا دے گی۔ لہذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جائیے۔

حدیثِ پاک میں اِشاد ہوتا ہے کہ پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) سے پہلے غنیمت جانو: ”بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقیری سے پہلے امیری کو، مصروفیت سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔“⁽¹⁾ اگر ہم بھی اپنی جوانی کو عفتل میں گنوانے کے بجائے قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہوگی بلکہ قبر میں بھی رَبِّ تَعَالٰی کی نوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، آئیے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں۔

دو (2) جنّتوں کی خوشخبری

آمیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان مسجد میں مشغول عبادت رہتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو (راتوں رات اس کے غسل اور کفن و دفن کا انتظام

کرنے کے بعد) صبح جس وقت امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کے والد کے پاس اس کے صالح بیٹے کے انتقال کی تعزیت کے سلسلے میں تشریف لے گئے، (تعزیت کر لینے کے بعد) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ (کہ میں بھی اس کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہو جاتا) اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) رات (کافی) ہو چکی تھی، لہذا آپ کے آرام کے پیش نظر آپ کو بتانا مناسب نہ سمجھا گیا) تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس صالح نوجوان کی قبر کے پاس لے چلو، لہذا امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھیوں کو (اس کی) قبر کے پاس لے جایا گیا، تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پکارا: اے فلاں! (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَلَسِنُ خَافِ مَقَامِ رَبِّهِ جَنَّاتِنَ ﴿۳۶﴾ تَرْجَمَةً كُنْزِ الْاِيَّانِ: اور جو اپنے رَبِّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (پارہ ۲، الرحمن: ۳۶)

اس (با عمل) نوجوان نے قبر کے اندر سے دو (2) مرتبہ جواب دیا: یا امیر المؤمنین! میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو جنتیں عطا فرمادی ہیں۔^(۱)

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے اپنی ساری زندگی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی تو مرنے کے بعد یہ عبادت، اس کی بخشش و مغفرت کا سبب بنی اور جنت کی اعلیٰ نعمتیں بھی نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ حُسن و جوانی دولتِ فانی ہے اور اس پر غرور و تکبرِ حماقت و نادانی ہے۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے تو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تندرستی و جوانی پر اثر آنے اور شب و روز گناہوں میں ضائع کرنے کے

بجائے اخلاص و استقامت کے ساتھ ذوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت کا معمول بنائے رکھے، ایسے میں اگر

بڑھاپا آگیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت و ہِمَّت نہ ہونے کے باوجود اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِس

لا چاری کے عالم میں بھی جوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چنانچہ

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جب بندہ (حالتِ اسلام میں نیکیاں کرتے

ہوئے) عُمر کے اُس حصے میں پہنچ جائے کہ اُسے کسی شے کے مُتَعَلِّق (پہلے سے) علم ہونے کے باوجود (بوقتِ

ضرورت) وہ چیز یاد نہ رہے، تو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُس کے نامہ اعمال میں وہ نیکیاں بھی لکھتا رہتا ہے، جو وہ اپنی

صِحَّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔⁽¹⁾ حکیمُ الْاُمَمَت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”جو بوڑھا آدمی بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ عبادت نہ کر سکے، مگر جوانی میں بڑی (خوب)

عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللّٰهُ تَعَالَى اُسے مَعْذُور قرار دے کر اُس کے نامہ اعمال میں وہی جوانی کی عبادت لکھتا

ہے۔⁽²⁾

الہی ہوں بہت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص 316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... مُسْنَدُ اَبِي یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، عبد اللّٰہ بن عبد الرحمن الانصاری عن انس، ۲۹۳/۳، حدیث: ۳۶۶۶

2... مرآة المناجیح، ۷/۸۹

عبادت کی برکت سے بڑھاپے میں بھی جوان

حضرت سیدنا علامہ زین الدین عبدالرحمن ابن رجب حنبلی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جو انی میں عبادت کرنے سے متعلق بہت پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وقت یاد رکھا، جب وہ جوان اور تندُرُشت تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وقت خیال رکھے گا، جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَمَاعَتِ، بَصَارَتِ، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سیدنا ابو الطیب طبری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے سو (100) سال سے زیادہ عمر پائی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ذہنی و جسمانی لحاظ سے تندُرُشت اور توانا تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے کسی نے صِحَّتِ کاراز پوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے برعکس حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑھاپے میں اس کی قُوَّتِ کو ضائع فرمادیا۔“ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و ریاضت کے پانی سے سیراب کیا اور گناہوں سے بچتے رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نسل عبادت و تلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) اور ٹی وی کے غلط استعمال کے سبب اپنا قیمتی وقت بے دَرْدی و بے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک

حصہ، وقت کی ضرورت اور رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مفید ہے، وہیں اس کا غلط استعمال بہت سے نقصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول و کالج کے وہ طلبہ و طالبات جنہیں ہم مستقبل کے معمار کہتے ہیں، وہ اس آفتِ بدکشاہت کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا متوالا، کسی کا میموری کارڈ حیا سوز ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فحش گفتگو میں گزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اہم اور مفید ایجاد ہے اس کے دینی اور دنیوی بے شمار فوائد ہیں، مگر اس کے ذریعے نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جا رہی ہیں۔

انٹرنیٹ ایک چھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے، انٹرنیٹ پر موجود، فحش مضامین اور کہانیاں، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فلموں، ڈراموں نے نوجوان نسل کے اخلاق و کردار، عادات و اطوار کو تباہ و برباد کر دیا ہے، ساری ساری رات انٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جا رہی ہیں، پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا، مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس وبا کے شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے، اخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل و خوار ہوتے نظر آ رہے ہیں۔

خدا را! غفلت سے بیدار ہو جائیے اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح کا بھی ذہن بنائیے۔ اگر ہمیں اپنے بچوں کو اس جدید ٹیکنالوجی سے متعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح استعمال بھی سکھائیں، ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔ انٹرنیٹ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا اور اپنی اولاد کا قیمتی وقت صحیح

جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآن پاک، ترجمہ کنز الایمان اور تفاسیر کے علاوہ حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، سیرت و تصوف وغیرہ موضوعات سے متعلق اردو، انگلش، عربی، ہندی سب جگہ اور دنیا کی مختلف زبانوں میں کتب و رسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ فری ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مذاکرے، نگرانِ شوری و مبلغین دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اور اصلاح آموز شارٹ کلپس (Short clips) بھی موجود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے فیس بک (Facebook) یا واٹس اپ (Whatsapp) کا صحیح استعمال کرتے ہوئے، دوسرے اسلامی بھائیوں کو شیئر (Share) بھی کر سکتے ہیں۔ شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آن لائن دارالافتا اور ذکھی انسانیت کی غنچواری اور روحانی علاج کیلئے، تعویذاتِ عطاریہ آن لائن، کاٹ اور استخارہ بھی کروا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کا تعارف بھی شامل ہے، کم و بیش 97 سے زائد شعبہ جات اور دعوتِ اسلامی کے دیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں لاکھ روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹرنیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیا گیا ہے، جس کے ذریعے آپ صدقات واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرانہ، عشر، روزوں کا فدیہ، قسَم کا کفارہ، مَنّت وغیرہ) اور نافلہ (صدقات و خیرات وغیرہ) کے ذریعے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں، نیز سافٹ ویئر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی ہے، جسے کمپیوٹر میں انسٹال (Install) کر کے سرچنگ آپشن (Searching Option) کی مدد سے 200 سے زائد کتب

ورسائل سے استفادہ کر سکتے ہیں، نیز اوقات الصلوٰۃ سافٹ و سیر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں، سحر و افطار اور نماز کے اوقات بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان ایجادات کا صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کیجئے، کیونکہ ایک گناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یعنی مزید دس (10) بُرائیاں اپنے ساتھ لاتا ہے جیسا کہ

گناہ کے دس (10) نقصانات

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: گناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ دس (10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے ﴿1﴾ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دلاتا ہے، حالانکہ وہ (رَبِّ عَزَّوَجَلَّ) اس بندے پر (غضب فرمانے کی) قدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس لعین کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنت سے دُور ہو جاتا ہے ﴿4﴾ جہنم کے قریب آجاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے، حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ وہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو ایذا دیتا ہے ﴿8﴾ وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کو اُن کے روضہ مُبارکہ میں رنجیدہ کرتا ہے ﴿9﴾ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو (اپنی) نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (1)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارِ ب

اٰمِيْنَ بِحَاۡدِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(دس سال بخشش ص 376)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے گناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے، مگر اس کی وجہ سے

انسان دس (10) بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر بتقاضائے بَشْرِيَّتِ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً رُبُّ تَعَالَى کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان جوانی کے نشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، عقلمندی کی چادر تانے شرعی احکام کو پَس پشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے خُود کو اس طرح دِلا سے دیتے ہیں کہ ”ابھی تو میرے کھیلنے کو دِنے کے دن ہیں“، ”فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے، مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تندرست اور جوان ہوں“، ”یوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زندہ رہتے ہیں، پھر جیسے جیسے جوانی کا زوال شروع ہوتا ہے تو بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مُضبوط کرتا چلا جاتا ہے، پھر جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادت بجالانے کا پُختہ ارادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں، مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جلاتے اور اُنٹک بہاتے ہیں کہ اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت و ریاضت میں بسر کر لیتا، مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے ”کل“ کی طرح جا چکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر کی وجہ

حُبَّةُ الْإِسْلَامِ حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ عِبَادَتِ سِغَالِ جِوانول اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پھول ایشاد فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اکثر دوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چلا تے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے معاملے کی بنیاد آسندہ زندگی کو بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ ”کل“ تک زندہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح ”آج“ گناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے ”کل“ بھی اس کے ترک پر قدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ ”آج“ اس کی توبہ میں رُکاوٹ شہوت کا غلبہ ہے اور شہوت تو ”کل“ بھی اس سے دُور نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائے گی، کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پُختہ ہو جاتی ہے اور جس شہوت کو انسان عادت کے ذریعے پُختہ کر لیتا ہے، وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پُختہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوتے، کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں توفیق سمجھتے ہیں، لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس معاملے میں تمام ایام یکساں ہیں۔ (یاد رکھو!) توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے، جسے ایک درخت کو اکھاڑنے کی حاجت ہے، لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرخت مضبوط ہے اور اسے سخت مسخت کے بغیر نہیں اکھاڑا جاسکتا تو کہتا ہے کہ میں اسے ایک سال بعد اکھاڑوں گا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے، تو دنیا میں اس سے بڑھ کر احمق کوئی نہیں کہ اس نے توت کے باوجود کمزور کا مقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے تو اس پر غلبہ پائے گا۔⁽¹⁾

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے مگر تجھ کو آندھا کیا رنگ و بونے
 کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے
 جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
 ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
 ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
 جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں احکام شرعی و اطاعتِ الہی کی بجا آوری میں سستی کرنے

اور گناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ عفت سے جگانے کے لئے امام
 غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَايَه مَبَارَكِ فَرْمَانِ كَانِي هِيَه - عَقْلَمَنْد وَهِي هِيَه جُو زَنْدِگِي كُو غَنِيْمَتِ جَانْتِي هُوْنِي
 گُناہوں سے توبہ كر لِي اور اپنی بَقِيه زَنْدِگِي سِي زِيَادِه سِي زِيَادِه عِبَادَتِ الْهِي مِيں بَسْر كَر تَارِهِي، بِاِحْضُوْص
 نُو جُوَانُوں كُو تُوْبِه مِيں هِر گز تَاخِيْر نِهِيں كَر نِي چَا هِيَه، كِيونكِه اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُو نُو جُوَانِ كِي تُوْبِه بَهْت پَسَنْدِهِي، جِيْسَا
 كِه رَسُوْلِ بِي مِثَالِ، بِي نَبِي آمْنِه كِي لَال صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ عَالِيْشَانِ هِيَه: اِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ
 الشَّابَّ الثَّابِتَّ يَعْنِي جُوَانِي مِيں تُوْبِه كَرْنِي وَآلَا شَخْصِ، اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَا مَحْبُوْبِ هِيَه - (1) اِيك اور جگِه ارشَادِ فَرْمَايَا:
 مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ اللهُ مِنَ الشَّابِّ الثَّابِتِّ يَعْنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُو تُوْبِه كَرْنِي وَآلُو نُو جُوَانِ سِي زِيَادِه پَسَنْدِيدِه
 كُوْنِي نِهِيں - (2)

1... كنز العمال، كتاب التوبة، الفصل الاول في فضلهما والترغيب فيها، الجزء: 2، 4/8، حديث: 10181

2... كنز العمال، حرف الميم، كتاب المواعظ والحكم، الترغيب الاحادي من الاكمال، الجزء: 8، 5/332، حديث: 10181

نوجوانوں کی اصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دَور میں قرآن و سُنّت سے دُور، جوانی کی مَسْتی میں مَحْمُور، حرص و ہَوَسِ دُنیا کے نشے میں چُور اور نفس و شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اصلاح اور اخلاقی تَرَبِیت کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 63 روزہ مدنی تَرَبِیتی کورس بھی ہوتا ہے۔ اس کورس کی افادیت و اہمیت کے مُتَعَلِق شیخِ طریقت، اَبِیْرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنّت، جلد اول صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَاشِقَانِ رَسُوْلِہِ كِی صَحْبَتُوں سَے مَلا مَلا 63 رَوزَہ (مَدَنی) تَرَبِیتی کورس آخِر ت کیلئے اِس قَدَر نَفْع بَخِش ہِے كَہ اِس مِیْن جَو کُچھ سِکھنے کُو مَلتا ہِے، اُس کِی تَفصِیلات مَعلوم ہُو جَانے كَہ بَعْد شَاید دِین کَا دَر د رکھنے والا ہر مُسلمان یَہ حَسرت کرے گا كَہ کَاش! مَچھے بَھی 63 رَوزَہ (مَدَنی) تَرَبِیتی کورس كرنے کِی سَعادت حَاصِل ہُو جَانے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَابُ الْمَدِیْنِہ (کراچی) كَہ عِلاوہ دِیگر شَہروں مِیْن بَھی (مَدَنی) تَرَبِیتی کورس كَہ سلسلہ كیا جاتا ہِے۔ اِس مِیْن بَعْض وہ عُلُوم حَاصِل ہوتے ہِیں، جِن كَہ سِکھنا ہر عَاقِل، بَلِغ مُسلمان پَر فَرَض ہِے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (مَدَنی) تَرَبِیتی کورس مِیْن (اخلاقی تَرَبِیت كَہ سَاتھ سَاتھ) وُضُو و غَسَل كَہ عِلاوہ نَماز كَا عَمَلی طَرِیقہ سِکھایا جاتا، غَسَل مِیْت، تَجْہِیْز و تَكْفِیْن، نَماز جَنَازہ و نَماز عِید كِی تَرَبِیت ہوتی ہِے۔ مَدَنی قاعدہ كَہ ذَرِیعے دُرُست مَخَارِج كَہ سَاتھ قَرآنی حُرُوف كِی اَدائیگی كِی تَعْلیم دی جاتی ہِے اور قَرآنِ كَرِیم كِی آخِرِی 20 سُوْرَتِیْن زَبَانی حِفظ اور سُوْرَةُ الْمَلِك كِی مَشَق كروائی جاتی ہِے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِس كِی بَرَكْت سَے بہت سَے نوجوان، دَعوتِ اسلامی كَہ مَدَنی مَاحول سَے وابستہ ہو چكے ہِیں اور اُن كِی بے رُوْنق زَندگیوں مِیْن مَدَنی بَہاریں آگئیں اور وہ اپنی جوانی كَہ پُر بَہار اَیام، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِس كَہ پیارے رَسُوْل صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَہ نام پَر وُتف كَر كَہ اِس مَدَنی مَقْصَد كَہ ”مَچھے اپنی اور ساری دُنیا كَہ

لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کو عام کرنے والے بن گئے۔

اگر سُنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سیکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی محبت میں رونے کا انداز چلے آؤ سیکھلائے گا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخِرَتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
(وسائلِ بخشش ص 646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”جوانی کیسے گزاریں؟“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذوق پیدا کرنے اور سُنتوں پر عمل کا شوق

بڑھانے کیلئے، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب (واقع گلستان اڈاکاٹوی باب المدینہ کراچی) میں ”جوانی کی عبادت کے فضائل“ کے عنوان سے بیان فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ ”جوانی کیسے گزاریں؟“ کے نام سے ایک رسالہ مُرتب کیا ہے۔ اس رسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیثِ پاک اور مختلف بُزرگوں کے حکمت سے بھرپور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے ہَدِیَّۃً طلب فرما کر اوّل تا آخر مُطالعہ

فرمائیے، إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ جوانی کے مقصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوَن ثابت ہو گا۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِیَانِ كَاخْلَاصِہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سننے کی سعادت حاصل کی۔ جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و ریاضت کے خوش نما مہکتے پھولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت محبوب ہوتے ہیں، ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نور جھلکتا ہے اور وہ بڑھاپے میں بھی صحت و تندرست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنت کی ابدی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی پنج وقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صف میں پڑھنے والے کپکے نمازی، تہجد، اشراق و چاشت کے نوافل کے عادی اور سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الہی

(دسائل بخشش ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدرسۃ المدینہ بالغان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے جہاں دیگر بے شمار

فوائد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن پاک سیکھنے سکھانے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ،

حَضْرَت سَيِّدُنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”حَيْدْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۴۱۰)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قرآن پاک سیکھنے سکھانے کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کیلئے عموماً بعد نمازِ عشاء مختلف مساجد وغیرہ میں ہزار ہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مختلف مقامات و اوقات میں ہزار ہا مدرسۃ المدینہ بالغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوفِ کی دُرُوشْتِ ادا یگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفْتِ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لہذا آپ بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان میں ضرور شرکت فرمائیں۔ آئیے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے۔ چنانچہ،

بابُ الْإِسْلَام (سندھ) کے مشہور شہرِ زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے مقیم اسلامی بھائی (عمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُستجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہِ درسم بڑھی تو وہ مجھے نیکی کی دعوت دے کر مسجد لے گئے۔ جب میں نماز پڑھ کر مسجد سے نکلنے لگا تو ایک خیر خواہ اسلامی بھائی (جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے) نے مجھ سے

دَرس میں شرکت کی اِتجاکی۔ میں دَرسِ فِیضانِ سُنّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رفاقت کی ابتدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش سے مدرسۃ المدینہ (باغیان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی، جہاں میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چند ہفتوں بعد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شرکائے اجتماع نے بڑے غور سے سنا۔ بیان کے بعد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو میں بھی عظاری بن گیا۔ پھر جوجوں جوجوں وقت گزرتا گیا میں مدنی ماحول میں رجحنا بستا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مدنی کام کرتا رہا۔ مدنی ماحول کی برکت سے مجھے فقہی مسائل سے بہت دلچسپی تھی۔ علمِ دین سیکھنے کے جذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستان جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرسِ نظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرسِ نظامی کے ساتھ ساتھ مدنی کام بھی استقامت سے کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ میں اپنے جامعہ میں مدنی کاموں کا خادم (ذمہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارغ التحصیل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے سر پر دستارِ فضیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شریف باندھا۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان کے صدقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مختلف شعبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھو میں بچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

یہی ہے آرزوِ تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوت کرنا صُحیح و شامِ میرا کام ہو جائے

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں

اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ كَأَفْرَانٍ جَنَّتِ نِشَانُ هِيَ: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔⁽¹⁾

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
آئیے سنت پر عمل کی نیت سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

چلنے کی سنتیں اور آداب

❁ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ رَبُّ الْعِبَادِ هِيَ:

وَلَا تَشِي فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ تَرَجِبُهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اور زمین میں اترتا نہ چل بے شک تُو
الْأَرْضِ وَلَنْ تَبْدُعَ الْجِبَالَ طَوْلًا ۝۳۷ ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷) پہنچے گا۔

❁ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ: ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اتر کر چل رہا تھا اور
گھنٹڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔⁽²⁾ ❁ رسولِ اکرم، نُورِ مُجْتَمَمٍ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چلتے تو قدرے آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔⁽³⁾

❁ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ
کی طرف اٹھیں اور نہ اتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❁ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی
بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنا) سُنَّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر و قار طریقے سے چلئے۔ ❁ چلنے یا سیڑھی
چڑھنے اترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❁ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا

1... مشكاة الصايح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

2... مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبخر في المشي... الخ، ص ۱۱۵۶، حديث: ۲۰۸۸ ملخصاً

3... الشمائل المحمدية للترمذی، باب ماجاء في مشية رسول الله، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانعت آئی ہے۔⁽¹⁾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ قطعاً غیر مہذب طریقہ ہے، اس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، بیٹوں اور منزل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے ادبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”سُنتیں اور آداب“ ہدیّۃ طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سُنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِلِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت

کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سَيِّدِنَا اَسْرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاك پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاك پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ كَا ثَوَاب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةَ ذَاتِ بَيْتَةٍ بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ

حضرت اَحْمَدِ صَوَابِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَعْضُ بُرُوكُوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو اِيك بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كَا ثَوَاب حَاصِل ہوتا ہے۔⁽⁴⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

3... القول البدیع، الباب الثاني، ص ۲۷۷

4... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ اُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صدیقِ اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽¹⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبُقْعَةَ الْمُقَرَّبَةَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽²⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّداً مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر (70) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽³⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی!

فرمانِ مُضَظَّفِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر

1... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۲، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کر لی۔ (1)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد